# قرآن مجید کی محبت

(از مولوی عبدالغفار حسن صاحب عمرپوری رحمانی)

موجودہ زمانہ میں نہ قرآن مجید سے کوئی نسبت ہے اور نہ کسی قسم کا لگاؤ نہ تلاوت کا شوق ہے اور نہ فہم معانی و مطالب کی طرف میلان بلکہ رسمی طور پر صرف قرآن مجید عمدہ عمدہ غلافوں میں رکھکر زینت طاق بنا دیے جاتے ہیں۔ یہی وہ زمانہ ہے جس کیطرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ سو برس پہلے اشارہ فرمایا تھا سیأتی علی الناس زمان لا یبقی من القرآن الا رسمہ الخ یعنی ایک زمانہ ایسا بھی آئیگا جسمیں قرآن مجید صرف بطور رسم و رواج کے رہجائیگا یہ تو عوام کا حال تھا اب خواص (علماء) کے طبقہ میں بھی نظر ڈال لیجیے ۲ فیصدی بھی مشکل سے ایسے ہونگے جو برجستہ مناسب حال موقع بموقع آیات قرآنیہ پڑھنے میں ملکہ رکھتے ہوں۔ اور انپر غایتہ درجہ کا عبور حاصل ہو۔

یہ تو اس زمانہ کا حال تھا اب ذرا ہم اپنے اسلاف کی تاریخ پر غور کریں تو روز روشن کیطرح عیاں ہوجائیگا کہ ان میں کا ہر ایک قرآن کا دلدادہ و شیدائی تھا۔ اسکی عظمت و رفعت ان کے دلوں کو مسخر کیے ہوئے تھی قرآن تو قرآن حدیث کی عظمت کا پاس اسقدر تھا کہ امام مالکؒ کو حدیث کا درس دیتے ہوئے بچھونے ڈنک مارا تو آپکی جبین صبر پر ذرا سا بھی بل نہ پڑا بلکہ تحمل و استقلال کے ساتھ مشغلہ درس حدیث میں مشغول رہے۔ اسیطرح ایک اور واقعہ ہدیہ ناظرین کرام کرتا ہوں جس سے آپ کو اندازہ ہو کہ ہمارے اسلاف کو قرآن مجید کے ساتھ کسدرجہ کا قلبی تعلق تھا یہانتک کہ روزمرہ کی بول چال میں بھی قرآن مجید کی آیات کے علاوہ کوئی کلام بھی زبان پر نہ آتا تھا۔

ابن المبارک فرماتے ہیں کہ زمانہ حج میں میں نے ایک بڑھیا کو راستہ میں دیکھا میں نے کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تو جواب میں یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ (سورہ یٰس) سلامتی ہے تمہارے رب کیطرف سے۔

ابن المبارک۔ آپ کس شغل میں ہیں۔

بڑھیا۔ وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ۔ (اعراف) (جسکو خدا گمراہ کرے اسکا رہبر کوئی نہیں) میں نے اس آیت سے معلوم کر لیا کہ یہ محترمہ راستہ بھولکر اس دشت و بیابان میں حیران و سرگرداں ہیں۔ میں نے سوال کیا آپ کہاں جانے کا ارادہ رکھتی ہیں۔ جواب دیا "سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى" (بنی اسرائیل) یعنی پاک ہے وہ خدا جو اپنے بندہ کو رات کی تاریکی میں مسجد حرام سے بیت المقدس لیگیا) میں سمجھ گیا کہ فریضہ حج ادا کر چکی ہیں اور اب بیت المقدس جانے کا ارادہ ہے۔

ابن المبارک:۔ آپ کا قیام یہاں کب سے ہے" جواب دیا" ثَلَاثَ لَيَالٍ سَوِيًّا (مریم) (یعنی برابر تین رات)

ابن المبارک۔ میں آپ کے پاس خورد و نوش کا سامان نہیں پاتا ہوں۔

بڑھیا۔ هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ (الشعراء) یعنی وہ خدا مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔

ابن المبارک۔ آپ وضو کس طرح کرتی ہیں۔

بڑھیا۔ فَإِن لَّمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا (المائدہ) یعنی اگر پانی نہ ملے تو پاک صاف مٹی سے تیمم کرلو۔

MUSLIM

ابن المبارک۔ میرے پاس کھانا ہے کیا تناول فرمائینگی۔ بڑھیا: ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی اللَّیْلِ۔ پھر پورا کرو روزے کو رات تک یعنی میں روزہ دار ہوں۔ ابن المبارک۔ لیکن یہ مہینہ تو رمضان کا نہیں۔

بڑھیا۔ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ (بقرہ) اور جو بطور نفل کے روزہ رکھے پس تحقیق اللہ قدر دان جاننے والا ہے۔

ابن المبارک۔ لیکن سفر میں تو ہمارے لئے افطار کرنا مباح قرار دیا گیا ہے پھر کیوں آپ سفر میں روزہ کی صعوبت کو اختیار کر رہی ہیں۔

بڑھیا۔ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (بقرہ) روزہ رکھنا بہتر ہے تمہارے لئے اگر تم جانو۔

ابن المبارک۔ جسطرح میں آپ سے بولتا ہوں اس طرح آپ مجھ سے کیوں نہیں کلام کرتیں۔

بڑھیا۔ مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْہِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ (ق) کوئی لفظ زبان سے نہیں نکلتا مگر نگہبان پہرہ دار (فرشتہ) اسکی نگہداشت کرتا ہے) یعنی خدا کے خوف سے میں نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے ورنہ ممکن تھا کہ میری زبان پر کوئی خدا کا عتاب نازل ہوتا اور روز قیامت مجھے ندامت و شرمندگی اٹھانی پڑتی۔ ابن المبارک۔ آپ کس قبیلے سے ہیں۔ بڑھیا۔ لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنْہُ مَسْئُوْلًا (بنی اسرائیل) جس چیز کا علم نہ ہو اسکے پیچھے مت پڑ کیونکہ آنکھ۔ کان۔ دل سب سے سوال کیا جائیگا۔ ابن المبارک۔ واقعی میں نے سوال کرنے میں غلطی کی معاف فرمائیے۔ بڑھیا۔ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ (یوسف) اسوقت تم پر کسی قسم کی سرزنش نہیں خدا تمہارے گناہوں کی مغفرت کرے۔ ابن المبارک۔ اجازت ہو تو آپ کو اپنی اونٹنی پر بٹھا دوں تاکہ آپ قافلہ سے جا ملیں۔ بڑھیا۔ مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْہُ اللّٰہُ (بقرہ) (جو بھلا کام تم کرو خدا اسکو جانتا ہے) یعنی تمہاری درخواست منظور اور یہ عین تمہارا احسان ہوگا۔

سوار ہونے کے بعد کہا سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ۔ پاک ہے وہ ذات جس نے ان بہائم کو ہمارا تابعدار بنایا حالانکہ ہم انکو کسی صورت میں بھی مسخر نہ کرسکتے تھے اور ہم خدا ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ ابن المبارک کا بیان ہے کہ اسکے بعد میں بلند آواز سے اشعار پڑھتے ہوئے سواری کو دوڑانے لگا۔ تو فوراً ہماری اس دینی بہن نے ناصحانہ انداز میں کہا: وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِکَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ۔ (لقمان) (درمیانی رفتار اختیار کر اور پست آواز رکھ) اسکے بعد میں زمزمہ ریزی کرتا ہوا آہستہ آہستہ چلنے لگا لیکن اسپر بھی مجھے ٹوکتے ہوئے کہا فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ (مزمل) پڑھو قرآن سے جو آسان معلوم ہو) یعنی ان اشعار کے پیچھے کیا پڑے ہوئے ہو قرآن کی تلاوت کیوں نہیں کرتے ابن المبارک کا بیان ہے کہ آخر ہم چلتے چلتے قافلے میں آ ملے تب میں نے سوال کیا آپ کے قرابت مند کون ہیں؟ بڑھیا۔ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَۃُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا۔ (مال اولاد زندگانی دنیا کی زینت ہیں) یعنی میرے بیٹے اس قافلے میں ہیں۔ ابن المبارک۔ ایام حج میں کس کام پر وہ مامور ہیں۔ بڑھیا۔ وَعَلٰمٰتٍ وَبِالنَّجْمِ ھُمْ یَھْتَدُوْنَ۔ اور نشانیاں ہیں اور وہ لوگ بذریعہ ستاروں کے راہ پاتے ہیں یعنی قافلہ کے رہبر ہیں۔ میں نے خیموں کے پاس پہنچکر سوال کیا ان کے نام کیا ہیں۔ بڑھیا۔ وَاتَّخَذَ اللّٰہُ اِبْرٰھِیْمَ خَلِیْلًا۔ وَکَلَّمَ اللّٰہُ مُوْسٰی تَکْلِیْمًا۔ یٰیَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّۃٍ۔ یعنی بیٹوں کے نام ابراہیم موسیٰ یحیٰی ہیں۔ میرے پکارتے ہی وہ تینوں چاند کیطرح اپنے خیموں سے نکلے اور والدہ کو اپنی قیامگاہ میں لیجا کر بیٹھے اسوقت انکی والدہ نے کہا فَابْعَثُوْا اَحَدَکُمْ بِوَرِقِکُمْ ھٰذِہٖ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ فَلْیَنْظُرْ اَیُّھَا اَزْکٰی طَعَامًا فَلْیَاْتِکُمْ بِرِزْقٍ مِّنْہُ (کہف) کسی ایک کو شہر بھیجو جو عمدہ کھانا لائے ایک گیا اور کھانا لے آیا میں کھانے کیلئے تیار تھا کہ میں نے کہا تم پر کھانا حرام ہے جبتک اس حیرت انگیز عجوبہ زمان عورت کے حالات سے مطلع نہ کرو تینوں بیٹوں نے جواب میں کہا یہ ہماری والدہ ہیں چالیس برس سے سوائے قرآن شریف کی آیت کے کوئی کلمہ زبان سے نہیں نکالا میں یہ سنکر ششدر رہ گیا اور یہ کہتا ہوا واپس چلا آیا ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ یہ خدا کا فضل ہے جس کو چاہے اس سے نوازے۔

وفی ذالک عبرۃ لاولی الابصار

شیخ عطاء الرحمن صاحب مہتمم ایڈیٹر و پبلشر نے جید برقی پریس بلیماران میں چھپوا کر دار الحدیث رحمانیہ دہلی سے شائع کیا۔